بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
تیسفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | بدھ ۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، ۱۰ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش، ۱۰ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار سے کمزوریوں پر مغفرت کی چادر ڈالی جاتی ہے بلائیں دور ہو جاتی ہیں

اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکے رہیں

یہ امر ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ہم پر عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے

جماعتِ احمدیہ کینیا کے ساتویں جلسہ سالانہ کے لیے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

جماعت ہائے احمدیہ کینیا کا ساتواں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر ۱۹۸۱ء) کو بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ اس موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا۔ اس میں حضور نے احباب کو انکی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکے رہنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کے حضور کثرت سے استغفار کرنے کی بھی تاکید فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ استغفار سے کمزوریوں پر مغفرت کی چادر ڈالی جاتی ہے اور بلائیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام ڈاک کی خرابی کی وجہ سے کچھ تاخیر سے ملا۔ اس کا سواحیلی ترجمہ سواحیلی ماہنامہ میں شائع کر دیا گیا ہے۔ حضور کے اس پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

عزیز از جان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی کہ آپ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر کو اس مقام (MATAWA) پر جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لیے، آپ کے ملک کے لیے اور سارے مشرقی افریقہ کے لیے یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اپنے اوقات دعاؤں، ذکر الٰہی اور نوافل میں صرف کریں۔

یہ امر ہمیشہ یاد رکھیں کہ (حضرت اقدس ..... ناقل) کو پہچاننے کی اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو سعادت بخشی ہے اس کی وجہ سے ہمارے کندھوں پر عظیم ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔

پس ان ذمہ داریوں کو باحسن طریق ادا کرنے کے لیے جہاں آپ اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکے رہیں۔ دعائیں کریں کہ اللہ ہر قسم کی روکیں دور فرمائے، ہماری کمزوریاں ڈھانپ دے۔ ہماری خود رہنمائی فرمائے۔ ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور سب کام خود بنا دے۔

ہمارا خدا قدرتوں والا خدا ہے۔ ہم اس کے ناچیز بندے ہیں۔ عاجز اور لاچار۔ بے بس و بے کس۔ اُسی پر ہمارا انحصار ہے۔ وہی ہمارا حافظ و ناصر اور مددگار ہے۔ کثرت کیساتھ استغفار کریں۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ پڑھتے رہیں کہ استغفار سے کمزوریوں پر مغفرت کی چادر ڈالی جاتی ہے۔ بلائیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے بیشمار فضل نازل ہوتے ہیں۔ حضرت (اقدس .... ناقل) فرماتے ہیں:۔

"انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا

(باقی ص۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ:۔ ۹ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا قادر و توانا خدا ہمارے محبوب اور پیارے آقا ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے ہمیشہ ہی صحت مند اور خوش و خرم و خوشحال رکھے۔ آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور کام کرتے چلے جانے والی برکتوں اور فضلوں سے معمور لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت آج اللہ کے فضل سے کل کی نسبت بہتر ہے۔ اگرچہ بلڈ پریشر ابھی بھی زیادہ ہے احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت وجود کی صحت و تندرستی کے لئے خصوصی توجہ سے دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

درخواست دعا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا)

میرے بھائی سید احمد ناصر امریکہ پہنچ چکے ہیں۔ دس فروری سے ان کے ٹیسٹ شروع ہوں گے جو تین دن جاری رہیں گے۔ پھر اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دردِ دل سے میرے بھائی کے اپریشن کی کامیابی اور بخیر و عافیت واپسی کی دعا فرمائیں۔ جزاھم اللہ۔

جماعت احمدیہ لاہور کا

جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۸۲ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہوگا۔ مرکز سے علماء کرام تشریف لا کر اس عظیم الشان نشان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری بھی متوقع ہے

تمام احباب سے اس مبارک جلسہ میں شرکت کی پُرزور درخواست ہے۔

(ملک عبد اللطیف شکوہی
(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

ہفتہ شجرکاری

درخت لگانا صدقہ جاریہ بھی ہے اور قومی سرمایہ میں اضافہ بھی۔ اس لئے تمام مجالس سے درخواست ہے کہ ۲۰ تا ۲۶ فروری ہفتہ شجرکاری منائیں۔

(مہتمم وقار عمل۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۰ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

حقیقی ایمان اور اُس کی علامات

اگرچہ ایمان کے لئے زبانی اقرار ضروری ہے لیکن وہ ایمان جو صرف زبانی اقرار تک محدود ہو حقیقی ایمان نہیں ہے۔ حقیقی ایمان سے انسان اُس وقت آراستہ ہوتا ہے جب ایمان دل میں داخل ہو کر اُس میں اس طرح جاگزیں ہو کہ پھر وہاں سے اس کے نکلنے کا امکان ہی کالعدم ہو جائے۔

اِس امر کا پتہ کہ واقعی ایمان دل میں داخل ہو کر وہاں پوری مضبوطی سے قائم ہو چکا ہے بعض علامات سے چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثالیں دے کر حقیقی ایمان کی علامتوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حقیقی ایمان کبھی ایک حالت پر قرار نہیں پکڑتا بلکہ اس میں مسلسل ترقی ہوتی رہتی ہے اور وہ مسلسل بڑھتا رہتا ہے۔ دوسری علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ حقیقی ایمان کے نتیجہ میں ایک مومن میں تسلیم و رضا کا مادہ ہمیشہ ترقی پذیر رہتا ہے۔ وہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے لئے ہر دم مستعد ہوتا ہے اور اطاعت کے میدان میں وہ پورے جذبہ و جوش کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ تیسری علامت جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ ایمان اپنی ذات میں ایک زبردست قوت ہوتا ہے جو مومن میں ایسی شجاعت پیدا کر دیتا ہے جو خاص امتیازی شان کی حامل ہوتی ہے اور اس کے غیر میں نہیں پائی جاتی۔

جہاں تک اِس امر کا تعلق ہے کہ حقیقی ایمان کبھی ایک حالت میں قرار نہیں پکڑتا بلکہ اس میں مسلسل ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اِس کا پتہ عُسر اور یُسر کی حالتوں سے لگتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مومنوں پر لاتا رہتا ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ ان کے لئے راحت و آرام کے حالات پیدا کرتا ہے اور انہیں اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کا شکر بجا لاتے ہیں جس سے ان کا ایمان بڑھتا ہے اور اس طرح ایک انعام کے بعد دوسرا انعام ملنے اور ملتے چلے جانے سے ان کا ایمان ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کبھی خدا تعالیٰ کی مشیت یہ ہوتی ہے کہ وہ مومنوں کے لئے خوف اور خطرہ کی حالت پیدا ہونے دیتا ہے۔ ایمانی قوت کے بل پر وہ خوف اور خطرہ کی حالت سے قطعاً ہراساں نہیں ہوتے بلکہ خوف جس قدر بھیانک صورت میں سامنے آتا ہے اور خطرہ جس قدر سنگین صورت اختیار کرتا ہے اُسی قدر زیادہ اُن کی ایمانی قوت میں جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ ہر خوف اور خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو جاتے ہیں اور اس بات پر ان کا ایمان اور زیادہ پختہ ہو جاتا ہے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے، ہمیں بجز اس کے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، وہ خوف کی اس حالت کو اور ان سنگین خطرات کو اپنے وعدوں کے مطابق دور کر دکھائے گا۔ اس طرح عسر ہو یا یُسر، خوشی کی کیفیت ہو یا غم کی حالت، راحت و آرام کی صورت ہو یا خوف و خطر کا زمانہ حقیقی مومنوں کا ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے زیر اثر خدا تعالیٰ کے حضور ان کے عجز و انکسار اور خطرات کے مقابلہ میں بے خوفی اور شجاعت کے اظہار میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

چنانچہ فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے نزول پر مومنوں کے ایمان میں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(آل عمران آیت ۱۷۲)

ترجمہ:۔ (ہاں) وہ اُس بڑی نعمت پر جو اللہ کی طرف سے (انہیں عطا) ہوئی ہے اور (اُس کے) فضل پر اور اس بات پر کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا خوش ہو رہے ہیں۔ ؎

غم کا اک روز اور خوشی کے چار

اے امامِ ہمام و ماہِ تمام — جانشینِ غلامِ خیرِ انام
اے صبور و شکور عبدِ مُنیب — دیں کے ذی شان رہنما و نقیب
آپ نے حق سے جو دعائیں کیں — شکر صد شکر وہ قبول ہوئیں
غم پہ ہے صبر کا صلہ یہ ملا — ہو گیا نافلہ اک اور عطا

میاں لقمان آج شاداں ہیں
پا کے فرزند کتنے فرحاں ہیں

اُن کے گھر میں بفضلِ ربِّ ودود — رونق افزا ہوا ہے نومولود
ساتھ لایا ہے اپنے ایسی خوشی — جس سے خوش ہو گئے جو دل تھے دُکھی
عمر اُس کی خدا دراز کرے — قُرب سے اپنے سرفراز کرے
سب کی جانب سے اے مرے آقا — اے یمِ علم و فضل، گنجِ ھدیٰ

پیش ہے ہدیۂ مبارک باد
رکھے حق آپ کو سدا دلشاد

دور ہے کس قدر یہ بابرکت — چار سُو رحمتوں کی ہے کثرت
تھے جو وعدے کئے خدا نے کبھی — ہو رہے ہیں وہ آج پورے سبھی
غم کا اک روز اور خوشی کے چار — واہ کیا عجب ہے اُس کا پیار
ہے عزیز و قدیر اُس کی ذات — نہیں ٹلتی کوئی بھی اُس کی بات

یُبْدِئُ مِنْكَ اور تَرٰی نَسْلاً
دونوں خبریں ہوئی ہیں پوری معاً

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

؎ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر یہ خوشی مومنوں میں ازدیادِ ایمان کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے چنانچہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

(التوبہ آیت ۱۲۴)

ترجمہ:۔ سو (یاد رکھو) جو لوگ (حقیقی) مومن ہیں (ان کے پہلے ایمان کے نتیجہ میں) ان کے ایمان کو اِس (نعمت) نے بڑھایا ہے اور وہ خوشی حاصل کر رہے ہیں۔

حقیقی ایمان کا اصل پتہ خدائی مشیت کے ماتحت تکالیف اور مصائب کے وارد ہونے پر لگتا ہے۔ جب دین کی راہ میں تکالیف اور مصائب وارد ہوتے ہیں تو حقیقی مومنوں کا ایمان انہیں دیکھ کر کم نہیں ہوتا بلکہ اور بڑھتا ہے اور وہ ایمان کی آنکھ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا شجاعت اور بے جگری سے مقابلہ کرنے کے نتیجہ میں خدائی تائید و نصرت اور اس کے افضال و انعامات بارش کی طرح برسیں گے اور انہیں مظفر و منصور کر دکھائیں گے۔ چنانچہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انتہائی مخدوش حالات کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ حملہ آور لشکر چاروں طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے تو اِن حالات میں بھی ان کا ایمان مسلسل بڑھتا چلا گیا۔ دشمنوں نے انہیں مسلسل خوف دلانے اور دہشت زدہ کرنے کی کوشش

(باقی دیکھیں ۷ پر)

حَیَاۃُ الْاٰخِرَۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم

تقریر مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری برموقع جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء

محاسبہ کا زبردست حفاظتی انتظام

پھر یہ بھی گمان ہو سکتا تھا کہ ریکارڈ تو بڑی احتیاط اور چھان بین کے ساتھ تیار کر لیا جائے مگر اُس کے مطابق اس کی سزا یا جزا نہ دی جا سکے۔ دنیاوی عدالتوں میں ایسا کئی بار ہو جاتا ہے کہ بڑی احتیاط اور عرقریزی سے تیار کئے ہوئے مقدمات ہر قسم کی شہادتوں اور ثبوت کے باوجود حکام بالا کی طرف سے کوئی ہدایت آجانے پر یا کوئی سفارش چل جانے پر بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں اور مجرم باوجود جرم ثابت ہو جانے کے سزا سے بچ جاتے ہیں کہیں خدائی عدالت میں تو ایسا نہیں ہوگا؟ فرمایا: ہرگز نہیں۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰى إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝

(الانعام: ۶۲)

وہ اپنے بندوں پر زبردست غلبہ رکھنے والا ہے اُس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ ہو سکے گی۔ اس کے پاس محافظوں کی ایک زبردست فوج موجود ہے جو اس کے فیصلوں کی تعمیل کروانے کے لئے کسی سفارشی کو قریب بھی نہیں آنے دے گی۔ جونہی فرشتے کسی کی رُوح قبض کرتے ہیں اُنکا محاسبہ ایک زبردست حفاظتی انتظام کی نگرانی میں شروع ہو جاتا ہے اور اس انتظام میں ذرہ بھر بھی چوک ہونے نہیں پاتی۔

اعمال کا مخفی ریکارڈ

دنیا بھر میں یوں بھی ہوتا ہے کہ سب کچھ ریکارڈ میں آجانے کے باوجود مجرم بھول جاتا ہے کہ اُس نے کوئی جرم کیا تھا۔ خاص طور پر جب اس جرم کے ارتکاب پر کچھ عرصہ گزر جائے آخر انسان ہے اُسے کیسے یاد رہ سکتا ہے کہ اُس نے اپنی زندگی میں کون کون سی غلطیاں کی ہیں۔ پھر بعض مجرم جان بوجھ کر بھی انکار کر دیتے ہیں اور شہادتیں ہونے کے باوجود انکار پر انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ آج کل یورپ میں ٹریفک کی بے قاعدگیوں کو ایک مخفی کیمرے کے ذریعے ریکارڈ کر لیا جاتا ہے کوئی پولیس کا آدمی یا کوئی اور شخص پاس نہیں ہوتا۔ بے قاعدگی کرنے والا سمجھتا ہے کہ اسکو کسی نے نہیں دیکھا مگر کچھ دنوں کے بعد اُسے عدالت میں حاضر ہونے کا نوٹس ملتا ہے کہ تم نے فلاں دن فلاں موڑ پر بے قاعدگی کی تھی اُسے خود بھی یاد نہیں رہتا لہٰذا وہ انکار کر دیتا ہے اس پر اُس کے سامنے اُسی مخفی کیمرے سے حاصل کی ہوئی فلم چلا دی جاتی ہے اُسی کی کار وہی پلیٹ نمبر وہی ماڈل جب اُس کے سامنے آتا ہے اور اُسے یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ کس طرح وہ اپنی کار کو خود چلاتا ہوا ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اس کے لئے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور وہ خاموشی سے سر تسلیم خم کر لیتا ہے۔

ایسا ہی خدائی عدالت میں بھی ہوگا جب کوئی مجرم اپنے جرم سے انکار کرے گا تو اس کے سامنے اس دنیا میں بنی ہوئی اس کے اعمال کی فلم چلا دی جائے گی۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً إِلَّآ أَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝

(الکہف: ۵۰)

یعنی مجرم لوگوں کے اعمال کی تصویریں اُن کے سامنے رکھدی جائیں گی جنہیں دیکھکر وہ سر پیٹنے لگ جائیں گے اور چلا اُٹھیں گے کہ یہ عجیب قسم کی فلم ہے، ہماری چھوٹی بڑی ہر حرکت کو دکھا رہی ہے اور جب وہ اپنے اعمال کو اپنی نگاہوں کے سامنے موجود پائیں گے تو انکار نہ کر سکیں گے اور تسلیم کریں گے کہ خدائی عدالت میں کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوتا۔

نفس یا ضمیر کی گواہی

مجرموں پر فردِ جرم ثابت کرنے کا یہ انتظام ایک طرف تو خارجی طور پر ہوگا۔ فلمی ریکارڈ پیش کیا جائے گا۔ لوگ گواہی دیں گے یہاں تک کہ بیل گھوڑے اور بلیاں تک لائی جائیں گی جو بتائیں گی کہ انسانوں نے اُن پر کیا کیا ظلم کئے۔ اور دوسری طرف اثباتِ جرم کا داخلی طور پر بھی انتظام ہوگا۔ انسان کا اپنا نفس اس کے خلاف گواہی دے گا اور اُسے موردِ الزام ٹھہرائے گا۔

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَأْ كِتٰبَكَ ۚ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝

بنی اسرآئیل: ۱۴ تا ۱۵

ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں لٹک رہا ہوگا یعنی ہر انسان کو اپنی فطرت کی کتاب پڑھنے کے لئے دی جائے گی جو پکار پکار کر اُسے مجرم قرار دے رہی ہوگی۔ اُس کا نفس اُسے ملامت کر رہا ہوگا اور اُسے کسی خارجی گواہی کی ضرورت نہ ہوگی۔

یہی معنے اس آیت کریمہ کے ہیں جس میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

اس کی آنکھیں بھی اُسے موردِ الزام ٹھہرائیں گی اُس کے کان بھی اُسے مجرم قرار دیں گے اور اس کا دل بھی اُس کے خلاف گواہی دے گا۔

عالمِ آخرت کی ابتداء کیسے ہوگی؟

اس قدر بیان کر دینے کے بعد اب یہ سوال سامنے آتا ہے کہ اگلی زندگی کی ابتداء کیسے ہوگی؟ اور انسان کو مرجانے اور مٹی میں مل جانے کے بعد کیسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اسکا جواب جو خدا تعالیٰ کی کامل وحی نے دیا یہ ہے

كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

(الانبیآء: ۱۰۵)

کہ خلقِ جدید کی ابتداء بھی بالکل اسی طریق پر ہوگی جس طرح پر اُس نے خلقِ اوّل (یعنی مادی عالم) کی ابتداء کی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ خلقِ اوّل یعنی مادی عالم کی پیدائش کیسے ہوئی ہے۔

مادی عالم کی پیدائش

میں بتا چکا ہوں کہ اس کائنات کا وجود ۹۲ مختلف قسم کے ذرات سے بنا ہے۔ یہ ذرات اپنی ذات میں اتنے باریک ہیں کہ اگر انہیں ایک دوسرے سے جوڑ کر رکھتے چلے جائیں تو ایک سینٹی میٹر لمبائی میں ایسے پچاس لاکھ ذرے سما جائیں گے اور پھر ان میں سے ہر باریک ذرہ جسے ایٹم کہا جاتا ہے آگے کئی قسم کے اور باریک ذرات پر مشتمل ہوتا ہے جن کے متعلق سائنس کہتی ہے کہ انہیں کسی صورت میں بھی مادی ذرات کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اُنہیں صرف مثبت اور منفی برقی اکائیاں کہا جا سکتا ہے اور انہی مثبت اور منفی اکائیوں کی تعداد کے اختلاف سے عناصر کا تنوع یعنی ان کا رنگ بُو ذائقہ اور دیگر خاصیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ گویا یہی مثبت اور منفی اکائیاں کائنات کی وہ بنیادی اینٹیں ہیں جن سے یہ بحر و بر یہ ارض و سماء۔ یہ سورج یہ چاند اور فضائے آسمانی کے یہ روشن ستارے بلکہ ساری کائنات تعمیر ہوئی ہے اور انہی برقی اکائیوں کے فرق سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے کہ اگر ایک چیز آگ کو جلاتی ہے تو دوسری بجھاتی ہے۔ ایک زندگی قائم رکھنے کا موجب ہے تو دوسری زندگی کو فنا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اب کوئی بڑے سے بڑا سائنسدان بھی یہ معلوم کرنے سے قاصر ہے کہ صرف ایک مثبت یا منفی اکائی کے فرق سے حقائق الاشیاء میں اتنا بڑا فرق کیسے پیدا ہو گیا

ایک اور مثال دیکھیں۔ پانی دو قسم کے عناصر کا مرکب ہے ایک آکسیجن ہے جس میں آگ کو جلانے کی خاصیت ہے دوسری ہائیڈروجن ہے جس میں خود جلنے کی خاصیت ہے گویا دو باہمی متضاد خواص والے عناصر کے ملنے سے ایک ایسا مرکب تیار ہوا جس کے خواص ان دونوں عناصر سے کلیتاً مختلف ہیں۔ اب کوئی بڑے سے بڑا کیمیا دان بھی یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ دو بالکل مختلف الخواص عناصر کے ملنے سے ایک تیسری ان سے بھی مختلف خاصیتوں والی چیز کیونکر پیدا ہو گئی۔ کوئی دلیل نہیں۔ کوئی کیمیاوی فارمولا نہیں جو یہ بتا سکے کہ تیسری چیز کے خواص کیوں اپنے بنیادی عناصر میں سے کسی کے ساتھ کوئی ادنیٰ سی مشابہت بھی نہیں رکھتے۔

اب سوائے اس کے کہ کوئی دلیل نہیں اور سائنسدان اسے ماننے پر مجبور ہیں کہ خالقِ کائنات کی قدرت کاملہ نے ایسا چاہا اور ہو گیا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ایک سائنسدان HASTELL یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ

"کائنات کی بنیادی اینٹیں (الیکٹران وغیرہ ناقل) سرے سے کسی علت و معلول کے قانون کے تابع معلوم نہیں ہوتے حتیٰ کہ یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں ذرہ کس طرح عمل کر رہا ہے یا ایک سیکنڈ، ایک منٹ یا ایک سال کے بعد کیا کر رہا ہوگا"۔ (سائنس کے لاینحل مسائل)

(UNSOLVED PROBLEMS OF SCIENCES - P 15)

گویا سائنسدانوں کے نزدیک بھی کوئی ایسی قدرت موجود ہے جو اس متنوع الوجود کائنات کی تخلیق کی بنیاد اور اس کے بے انداز اور بے شمار مظاہر میں کارفرما ہے اور وہ قدرت کسی قانون یا فارمولا کے تابع ہو کر نہیں بلکہ ایک مدبر بالارادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہستی کے ارادے اور اذن کے مطابق یہ سب کچھ سرانجام دے رہی ہے۔

پس کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ

فرما کر اس کی طرف توجہ دلائی کہ جس قدرتِ کاملہ کا مظاہرہ اُس نے مادی عالم کی پیدائش کے وقت کیا، اُسی قدرتِ کاملہ کا ظہور روحانی عالم یعنی اُخروی زندگی کی تکوین میں بھی کیا جائیگا۔ یعنی جس طرح یہ کائنات ایسے بے حقیقت ذرات سے پیدا ہوئی جن کی کُنہ اور حقیقت، انسانی فہم و ادراک سے بالا ہے اور جن کے خواص اور عمل پر سوائے ایک مدبر بالارادہ ہستی کے کسی کا تصرف نہیں۔ اُسی طرح دوسری کائنات یعنی خلقِ جدید بھی اِذنِ الٰہی سے معرضِ وجود میں آجائے گی اور کسی انسان کا کوئی تصرف یا عمل دخل اس میں نہ ہوگا۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ ط بَلٰی وَھُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ہ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ہ (یٰسٓ: ۸۳)

کہ جس ہستی نے اپنی قدرتِ کاملہ کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ظاہری کائنات کو پیدا کیا وہی ہستی اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک مخفی کائنات بھی پیدا کرے گی۔ اُسے صرف ارادہ کرنے کی دیر ہوتی ہے اور جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلیتا ہے تو پھر اُسے کسی مادے یا اینٹ گارے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف کُن کہدینے سے وہ چیز معرضِ وجود میں آنا شروع ہوجاتی ہے۔ اور چونکہ اسے ہر قسم کا عالم پیدا کرنے پر پوری قدرت حاصل ہے خواہ وہ عالم جسمانی ہو یا روحانی۔ اس لئے ایک اور عالم جس کا اس نے ارادہ کیا ہے پیدا ہوکر رہے گا اور اس حقیقت کا پتہ تمہیں اس وقت لگے گا جب تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

انسان کیسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

اب اگر یہ کہا جائے کہ یہ کائنات تو پیدا ہوگئی بھلا یہ انسان دوبارہ کیسے پیدا ہوگا کیونکہ اس کا مادی وجود تو مٹی میں مل کر ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے اور اس کا ایک ذرہ تک باقی نہیں رہتا۔ اس سوال کو قرآن کریم نے خود اٹھایا ہے فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْٓا ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ہ (بنی اسرائیل: ۵۰)

دوسری جگہ فرمایا:۔

ءَ اِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَ اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ (سجدہ: ۱۱)

کہ ایک زمانہ آئے گا جب سائنسی علوم ترقی کر جائیں گے اور انسان کی نگاہ روحانیت سے ہٹ کر مادہ پرستی کی طرف پھر جائے گی اس وقت بڑے بڑے فلاسفر اور بڑے بڑے سائنسدان یہ کہنے لگ جائیں گے کہ بھلا بتاؤ تو سہی کہ جب انسان مرکر ہڈیاں ہوجاتا ہے اور پھر ایک وقت کے بعد یہ ہڈیاں بھی ریزہ ریزہ ہوجاتی ہیں اور انسان دنیا سے ایسا نابود ہوجاتا ہے گویا وہ اس میں تھا ہی نہیں تو پھر اُسے از سرِ نو کیسے زندہ کیا جائیگا

یہی مضمون سورۃ الرعد میں دہرایا گیا ہے جہاں اس کا ایک جواب تو یہ دیا کہ فرمایا:۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ (الرعد: ۶)

کہ بات دراصل یہ ہے کہ اس قسم کی باتیں وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو اپنے رب کے وجود اور اس کی قدرت اور اسکی صفات سے انکاری ہیں اگر ان کو صرف اتنی بات سمجھ آجائے کہ انسان کا خالق انسان نہیں بلکہ خدا ہے جو زبردست طاقتوں اور قدرتوں کا مالک ہے اور انسان صرف ایک وسیلہ ہے جس کے توسط سے خالق اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے تو اُسے یہ حقیقت بھی سمجھ آجائے گی کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ کیا جائے گا۔ اور پھر یہ حقیقت سمجھانے کے لئے اُسے اپنی جسمانی پیدائش پر غور کرنے کی تلقین فرمائی:۔

فرمایا۔

اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا (مریم: ۶۸)

یعنی وہ لوگ ذرا یہ تو دیکھیں کہ انسان کی جسمانی پیدائش کس طرح ہوتی ہے وہ تو ابتدا میں کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں یہ بتانا مقصود نہیں کہ اُس کا وجود پہلے نہیں تھا اور ایک وقت میں آکر وہ وجود میں آگیا۔ یہ تو ہوتا ہی ہے دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو پہلے نہیں تھیں مثلاً ایک وقت میں کاریں نہیں پھر کاریں بن گئیں۔ ریل گاڑی نہیں تھی۔ ریل گاڑی ایجاد ہوگئی۔ ٹیلیویژن نہیں تھا وہ بن گیا۔ بلکہ اس امر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جس چیز سے وہ ہست میں آیا ہے وہ ایک بے حقیقت سے کے سوا کچھ نہ تھی اس لئے دوسری جگہ فرمایا

ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا (الدھر: ۲)

کہ انسان پر ایک ایسا وقت بھی آیا ہے جبکہ وہ بالکل ایک بے حقیقت چیز تھا۔ اب دیکھتے ہیں کہ اس بے حقیقت چیز کی کیا حقیقت ہے اور اس سے کس طرح انسان تیار ہوتا ہے

پیدائشِ انسان کے بارے میں سائنسی نظریہ

انسان کی پیدائش کے متعلق سائنس نے جو نظریہ پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی ابتدا جس شعشۂ حیات سے ہوتی ہے وہ پانی کے ایک قطرے کا دس لاکھواں حصہ ہے۔ ظاہر ہے کہ پانی کے ایک قطرے کا دس لاکھواں حصہ کیا ہوگا۔ اسے شعشہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ نقطہ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ باریک پنسل کے ساتھ لگایا ہوا نقطہ بھی اس سے ہزاروں گنا بڑا ہوگا۔ علمی زبان میں اسے زائی گوٹ (Zygote) کہتے ہیں مگر عام فہم زبان میں اسے زندگی کی جھلک کہہ سکتے ہیں۔ زندگی کی جھلک اس لئے کہ باوجود ناقابلِ فہم حد تک باریک ہونے کے اس میں ایک حرکت ہوتی ہے اس میں قوتِ اتصال ہوتی ہے اور اس میں نشوونما کی خاصیت ہوتی ہے اور پھر ایک وقت پر آکر وہ ناقابلِ تصور جھلک ایک تنومند، طاقتور اور ظاہری اور باطنی قویٰ سے بھرپور ایک انسان کی صورت میں معرضِ وجود میں آجاتی ہے۔

اگر اس حقیقت کا عملی ظہور ایک محسوس اور متحرک بالارادہ وجود کی شکل میں نہ ہوا ہوتا تو کوئی انسان یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتا کہ اتنے باریک سے شعشۂ حیات سے یہ زندگی کیسے پیدا ہوگئی۔ کسطرح ایک لطیف سی جھلک کے اندر انعکاسی طور پر بولنے کی حس بھی موجود تھی۔ سونگھنے کی طاقت بھی موجود تھی۔ چہرہ کے نقش و نگار بھی تھے اور جسم کی رنگت، بناوٹ اور جسامت کے متعلق بھی ایک معین خاکہ موجود تھا۔ کیونکہ یہ ایک مشہود حقیقت ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس میں اپنے باپ کے نقوش کی بھی جھلک پائی جاتی ہے اور ماں کے نقوش کی بھی۔ بچہ کبھی ماں کا رنگ لیتا ہے اور کبھی باپ کا اور کبھی اس میں دونوں کی رنگت کا امتزاج ہوتا ہے اور اکثر اوقات تو بچے کی آواز کا اتار چڑھاؤ اور بولنے کا انداز بھی باپ اور ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔ ابھی چند دن کی بات ہے کہ ہمارے محلے کی ایک خاتون ہمارے گھر میں آئیں۔ دروازے پر میں نے انہیں بتایا کہ اہلِ خانہ گھر پر نہیں ہیں چنانچہ وہ واپس چلی گئیں جب گھر والے واپس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کون صاحبہ آئی تھیں میں نے کہا۔ نہ میں نے اُن سے پوچھا کہ وہ کون تھیں اور نہ انہوں نے بتایا کہ میں کون ہوں البتہ آواز کے لب و لہجہ سے پتہ لگتا ہے کہ یہ فلاں بچے کی والدہ تھی اور جب بعد میں پتہ کیا گیا تو وہ وہی خاتون تھیں۔

پھر اس باریک سے شعشۂ حیات میں قوتِ مفکرہ بھی ہوتی ہے اور قوت متخیلہ بھی۔ قوتِ حافظہ بھی ہوتی ہے اور قوتِ واہمہ بھی کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ ہر بچہ ایک طبعی رجحان اور میلان لے کر پیدا ہوتا ہے جو اس کے والدین کے رجحان اور میلان کے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اگر مثلاً باپ کا حافظہ کمزور ہو تو اُس کے بچے کا حافظہ بیشتر صورتوں میں کمزور ہوگا۔ یہ تبھی ہوسکتا ہے جب ان قویٰ کو اُس باریک جھلک میں موجود سمجھا جائے جو انسان کے وجود کا نقطۂ آغاز بنتی ہے۔

پھر اس چھوٹے سے آئینۂ حیات میں یہ اہلیت بھی ہوتی ہے کہ کس قسم کے غذائی مواد کو حاصل کرکے کہاں کہاں پہنچانا ہے اور کتنے عرصہ تک پہنچاتے رہنا ہے مثلاً دانتوں کو اگر فاسفورس کی ضرورت ہے تو وہ فاسفورس کب منہ کی ایک معین جگہ پر پہنچنی شروع ہونی چاہیئے۔ کتنی مقدار میں اور کتنی مدت تک اسے پہنچتے رہنا چاہیئے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دانت بچے کی پیدائش کے ایک خاص عرصہ کے بعد بننے شروع ہوجاتے ہیں اور پھر جب وہ ایک خاص جسامت کو پہنچ جاویں تو فاسفورس جانے کا عمل بند ہوجاتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ دانت بڑھتے ہی چلے جائیں اور پھر اُن کی جسامت کو روکنے کے لئے کسی خارجی عمل کی ضرورت ہو۔

غرض خالقِ کائنات نے انسانی زندگی کے ابتدائی شعشۂ حیات میں اپنی قادرانہ تجلی اور اپنی شان مصوری کا ایسا اظہار کیا ہے کہ انسان کی عقل ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتی ہے اور ایک ایسے نقطۂ موہوم سے اس کا آغاز کیا ہے جس میں زندگی کا مکمل پروگرام اور تصویری خاکہ موجود تھا تو فرمایا۔

کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ

یعنی بالکل اسی طرح اس کی اُخروی زندگی کا آغاز بھی ایک نقطۂ موہوم سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ پھر سے اس کے حق میں اپنی قادرانہ شان اور اپنی بے مثال قدرتِ مصوری کا نمونہ دکھائیگا۔ جس کے نتیجہ میں ہماری زندگی کا دور بظاہر ناپید ہوجانے کے بعد ایک اور عظیم الشان رنگ میں اور ایک نئی پیدائش کی صورت میں ظاہر ہوگا یعنی جس طرح مادی زندگی کی ابتدا ایک ایسی ادنیٰ سی جھلک سے ہوئی جس کے اندر ایک مکمل اور صحت مند انسان بننے کی تمام صلاحیتیں انعکاسی طور پر موجود تھیں اسی طرح اس نئی زندگی کی ابتداء بھی ایک ایسی ہی معمولی جھلک سے ہوگی جس کے اندر اُخروی زندگی کے مناسبِ حال ایک کامل وجود بننے کا مکمل نقشہ موجود ہوگا اس صورت میں یہ بحث ہی عبث ہوکر رہ جاتی ہے کہ ہڈیوں کو کیسے جمع کیا جائیگا یا اگر وہ ریزہ ریزہ ہوجائیں گی تو اُن سے انسان کیسے دوبارہ زندہ ہوجائیگا

قرآن کریم نے اس قسم کی بحث کرنے والوں کو بار بار مخاطب کیا ہے اور انہیں مختلف عبارات میں ان کی کم عقلی کی طرف توجہ دلائی ہے کبھی فرمایا:۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ ط قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ ہ قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ط۔ (یٰسٓ: ۷۹-۸۰)

کہ جاہل آدمی کو تو اپنی پیدائش کا علم نہیں یا علم ہے تو اس پر اُس نے کبھی غور نہیں کیا اور ہم نے جو کہا کہ ہم انسان کو اور پیدائش میں لے جائیں گے تو اس پر بحث بازی شروع کردی کہ اچھا بتائیے تو سہی کہ ان ہڈیوں کو جب وہ مٹی میں مل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں گی کون زندہ کرے گا۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے پہلی پیدائش کو اپنی قدرتِ کاملہ سے شروع کیا۔ کیا وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک دوسری پیدائش کو وجود میں نہیں لا سکتا؟

اور کبھی فرمایا۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِھِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ؕ بَلٰٓی ۚ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(الاحقاف: ۳۴)

یعنی کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ نے اتنی بڑی کائنات کو ایسے باریک ذرات سے پیدا کیا جو اُن کے تصور میں بھی نہیں آسکتے اور وہ ان کو جوڑتے جوڑتے تھکا نہیں تو کیا وہ مردہ کو زندہ نہ کر سکے گا۔ یعنی وہ ذرات بھی تو بالکل بے جان تھے تو کیا ایک آدھ بے جان ذرے کو ایک جاندار جسم کے قالب میں ڈھالنا اس کے لئے کچھ مشکل ہوگا۔ بالکل نہیں، اس لئے کہ اُسے ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔

اُخروی زندگی کا ابتدائی جوہر کہاں سے آئیگا؟

البتہ یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ وہ جھلک کہاں سے آئے گی اور اس سے بننے والا وجود کس قسم کا ہوگا۔ کیا یہی مادی جسم دوبارہ زندہ کیا جائے گا یا وہ کسی اور مادہ سے تیار ہوگا اور اگر وہ کوئی مادہ ہوگا تو اُس کا اس مادی جسم سے جو موت کے ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے کیا تعلق ہوگا اور کس طرح کہا جا سکے گا کہ وہ پیدائش اسی زندگی کا ایک تسلسل ہے؟

ان سب سوالوں کا جواب قرآنی تعلیم کی روشنی میں (حضرت اقدس۔ ناقل) نے دیا ہے اور اس سربستہ راز سے ایسے رنگ میں پردہ اٹھایا ہے کہ اُخروی زندگی کی تمام کیفیات روزِ روشن کی طرح آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسلام میں یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاسفی ہے کہ ہر ایک کو قبر میں ہی ایسا جسم مل جاتا ہے کہ جو لذت اور عذاب کے ادراک کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ہم ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ سکتے کہ وہ جسم کس مادہ سے تیار ہوتا ہے کیونکہ یہ فانی جسم تو کالعدم ہو جاتا ہے اور نہ کوئی مشاہدہ کرتا ہے کہ درحقیقت یہی جسم قبر میں زندہ ہوتا ہے اس لئے کہ بسا اوقات یہ جسم جلایا بھی جاتا ہے اور عجائب گھروں میں لاشیں بھی رکھی جاتی ہیں اور مدتوں تک قبر سے باہر بھی رکھا جاتا ہے۔ اگر یہی جسم زندہ ہو جایا کرتا تو البتہ لوگ اسکو دیکھتے مگر بایں ہمہ قرآن سے زندہ ہونا ثابت ہے لہٰذا یہ ماننا پڑتا ہے کہ کسی اور جسم کے ذریعے سے جس کو ہم نہیں دیکھتے انسان زندہ کیا جاتا ہے اور غالباً وہ جسم اس جسم کے لطائف جوہر سے بنتا ہے"۔

کتاب البریہ صفحہ ۷۰

گویا ایک تو یہ واضح ہو گیا کہ وہاں یہ مادی جسم گوشت پوست کا بنا ہوا نہیں ہوگا کیونکہ یہ جسم اس دنیا کے لوازمات کے مطابق ہے دوسرے یہ کہ انسان کو وہاں جو جسم ملے گا وہ اس مادی جسم کے لطیف ذرات سے ترقی پاکر تیار ہوگا اس کی تفصیل میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ .... کے دوسرے (جانشین۔ ناقل) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ..... جنہیں اللہ تعالیٰ نے فہم قرآن کا ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہاں جسم تو ضرور ہوگا مگر وہ ایک روحانی جسم ہوگا۔ یہ موجودہ جسم نہیں ہوگا۔ یہ جسم مٹی میں ملکر فنا ہو جائے گا البتہ اس کے کسی باریک حصہ کو لیکر جسے درحقیقت روحانی حصہ ہی کہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ اسے نشوونما دینا شروع کرے گا اور اسے انسان کا جسم بنا دے گا۔ انسان اپنے ذہن میں اُس جسم کو اسی جسم کا ایک تسلسل سمجھے گا اور یہی یقین رکھے گا۔ کہ میں وہی آدمی ہوں جو دنیا میں ہوا کرتا تھا"۔

(تفسیر کبیر جلد ۶ نصف اوّل)

یہ کہ وہ دنیا جسم مادی نہیں ہوگا بلکہ روحانی ہوگا اس بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ .... فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ عالم آخرت درحقیقت دنیوی عالم کا ایک عکس ہے اور جو کچھ دنیا میں روحانی طور پر ایمان اور ایمان کے نتائج اور کفر اور کفر کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں وہ عالم آخرت میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے"۔

(حضرت مرزا غلام احمد صاحب صفحہ ۷۰۸)

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱)

اسی طرح فرمایا:۔

"موت کے بعد جو کچھ انسان کی حالت ہوتی ہے درحقیقت وہ کوئی نئی حالت نہیں ہوتی بلکہ وہی دنیا کی زندگی کی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاتی ہیں جو کچھ انسان کے عقائد اور اعمال کی کیفیت صالحہ یا غیر صالحہ ہوتی ہے وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر ہوتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے مگر آنے والے جہان میں ایسا نہیں رہے گا بلکہ وہ تمام کیفیات کھلا کھلا اپنا چہرہ دکھلائیں گی۔ اس کا نمونہ عالم خواب میں پایا جاتا ہے کہ انسان کے جسم پر جس قسم کے مواد غالب ہوتے ہیں عالم خواب میں اس قسم کی جسمانی حالتیں نظر آتی ہیں۔ جب کوئی تیز تپ چڑھنے کو ہوتا ہے تو خواب میں اکثر آگ اور آگ کے شعلے نظر آتے ہیں اور بلغمی تپوں اور ریزش اور زکام کے غلبہ میں انسان اپنے تئیں پانی میں دیکھتا ہے۔ غرض جس طرح کی بیماریوں کے لئے بدن نے تیاری کی ہو وہ کیفیتیں تمثل کے طور پر خواب میں نظر آجاتی ہیں۔

پس خواب کے سلسلہ پر غور کرنے سے ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے کہ عالم ثانی میں بھی یہی سنت اللہ ہے کیونکہ جس طرح خواب جسم میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر کے روحانیت کو جسمانی طور پر تبدیل کر کے دکھلاتا ہے اُس عالم میں بھی یہی ہوگا اور اُس دن ہمارے اعمال اور اعمال کے نتائج جسمانی طور پر ظاہر ہوں گے اور جو کچھ ہم اس عالم سے مخفی طور پر ساتھ لیجائیں گے وہ سب اسی دن ہمارے چہرہ پر نمودار نظر آئے گا اور جیسا کہ انسان خواب میں طرح طرح کے تمثلات دیکھتا ہے اور کبھی گمان نہیں کرتا کہ یہ تمثلات ہیں بلکہ اُنہیں واقعی چیزیں یقین کرتا ہے ایسا ہی اُس عالم میں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ تمثلات کے ذریعے سے اپنی نئی قدرت دکھلائے گا چونکہ وہ قدرت کامل ہے پس اگر ہم تمثلات کا نام بھی نہ لیں اور یہ کہیں کہ وہ خدائی قدرت سے ایک نئی پیدائش ہے تو یہ تقریر بہت درست اور واقعی اور صحیح ہے"۔

اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۲ تا ۸۴)

(باقی)

سلسلہ کے اخبارات کی حفاظت

سلسلہ کے اخبارات اور رسائل ایک علمی خزانہ ہیں انہیں بہت حفاظت سے رکھنا چاہیئے ان کے تقدس اور احترام کا خیال بھی ضروری ہے کیونکہ ان میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ درج ہوتی ہیں۔ کسی احمدی کے بارہ میں تو یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ انہیں ضائع کرے یا ردی میں فروخت کرے تاہم ہمیں ان اخبارات کو ایسے طور پر سنبھال کر رکھنا چاہیئے کہ کسی غیر کو بھی اس بات کا موقع نہ مل سکے اور کسی طرح ان کی بے حرمتی نہ ہونے پائے۔

سلسلہ کے اخبارات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں اور ایک عظیم علمی خزانہ ہیں، ہر احمدی کو انکی پوری حفاظت کرنی چاہیئے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ اتنی اہم بات ہے کہ حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو اس بارہ میں خاص تاکید فرمائی ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے تو اپنے اخبار سنبھال کر رکھنے کی دفتر کو سخت تاکید کی ہوئی ہے تاکہ کم از کم دفتر میں تین چار فائل تو موجود ہوں تاکہ ہماری اولاد باری باری ایک دوسرے سے مانگ کر پڑھ سکے۔ آج لوگوں کے نزدیک الفضل کی کوئی قیمت نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی"۔

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

ہم سب کو حضور کے اس ارشاد کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے اور الفضل اور دیگر اخبارات سلسلہ کو سنبھال کر محفوظ کرنا چاہیئے۔ تاہم اگر کہیں بہت بوسیدہ اور پھٹے پرانے اخبارات پڑے ہوں جنکا سنبھالنا مفید نہ ہو تو انہیں مناسب طریق پر تلف کر دینا چاہیئے تاکہ بے حرمتی نہ ہونے پائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ناظم صاحب اطفال اپنا جائزہ لیجئے

- کیا آپ امام وقت کو دعا کے لئے لکھتے رہتے ہیں؟
- کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے۔؟
- کیا آپ نے اس ماہ اطفال کے دو اجلاسِ عام اور دو اجلاساتِ عاملہ منعقد کروائے ہیں؟
- کیا آپ نے کم از کم ایک جلسہ یومِ والدین منعقد کروایا ہے؟
- کیا آپ اطفال اور اُن کے والدین سے براہِ راست رابطہ قائم رکھتے ہیں؟
- کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کما حقہ، عمل کیا ہے؟

اگر ان کا جواب اثبات میں ہے تو آپ بہترین ناظم اطفال ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تمام مجالسِ خدام الاحمدیہ ۱۹ تا ۲۶ فروری ۱۹۸۲ء ہفتہ تجنید منائیں۔ مہتمم تجنید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کے بڑے بھائی مکرم میاں غلام احمد صاحب آف انصاف کمپنی فیصل آباد تقریباً ۳½ ماہ سے بیمار ہیں۔ اب راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ بیماری میں کوئی افاقہ نہیں۔ کمزوری بھی حد سے زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ قادر و توانا خدا اپنے فضل سے اور معجزانہ طور پر انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(میاں مبارک احمد۔ سیکرٹری تحریک جدید فیصل آباد شہر)

- خاکسار کا چھوٹا بھائی سیالکوٹ میں چند دنوں سے بیمار ہے۔ کھانسی وغیرہ کی وجہ سے طبیعت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ نیز میری والدہ محترمہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ بچے بھی کھانسی کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحت کاملہ سے نوازے۔

(محمد سرور رانا۔ صدر جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی)

- عاجز عرصہ ۴ سال سے گھٹنوں کی درد میں مبتلا ہے۔ کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی پھر تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس عاجز کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(احمد علی اسلم۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

- خاکسار کی اہلیہ صفیہ رشید عرصہ دو ماہ سے بعارضہ عرق النساء بیمار چلی آرہی ہیں جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید۔ سپرنٹنڈنٹ چونگیات میونسپل کمیٹی۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے داماد عزیزم راجہ غلام حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز مورخہ ۵ فروری ۱۹۸۱ء بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے دوپہر حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ملتان میں اچانک رحلت کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی عمر ساٹھ سال تھی۔ اسی رات جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اگلی صبح ۱۱½ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو لڑکے عزیز ظفر احمد اور عزیز لقمان احمد اور ایک لڑکی عزیزہ راشدہ قدسیہ چھوڑی ہیں۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم بڑے نیک طبیعت، ملنسار اور ہر ایک کے خیر خواہ تھے۔ سادگی اور دیانتداری عمر بھر آپ کا شعار رہا۔

خاندانِ حضرت اقدس اور احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے نیز پس ماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میاں ناصر علی آف جھنگ حال مقیم دارالصدر شرقی ربوہ)

خاکسار کی بہو عزیزہ پروین اختر صاحبہ اہلیہ برخوردار امیرالدین صاحب ایم ایس سی رحیم پارک ملتان روڈ لاہور ۲۷ اور ۲۸ جنوری ۸۲ء کی درمیانی شب ایک بجے برین ہیمرج کی وجہ سے اچانک وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے تین بچے ہیں۔ بڑی بچی عطیہ القدوس عمر ۷ سال ایک لڑکا فلاح الدین عمر چھ سال اور چھوٹی بچی کی عمر چار سال ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(صلاح الدین A-۱۸۷ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور ۲۵)

محترم وکیل المال صاحب اوّل تحریک جدید کا دورہ نواب شاہ

محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ۱۷ جنوری ۸۲ء کو سکھر سے بذریعہ سندھ ایکسپریس نواب شاہ تشریف لائے۔ ۱۸½ کو دن کے وقت مختلف احباب سے ملاقات اور تحریک جدید کے وعدہ جات میں اضافہ کی تحریک ہوتی رہی اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد محمود ہال میں سلائیڈز کی نمائش کی گئی۔ چند غیر از جماعت معززین بھی لائے ہوئے تھے حاضری خوش کن تھی محمود ہال کھچا کھچ بھر گیا تھا بعض دوست کھڑے ہو کر بھی بڑے انہماک سے سلائیڈز دیکھتے رہے سلائیڈز اور اس کے ساتھ ساتھ موثر تبصرہ سے احباب کی معلومات میں اضافہ ہوا۔

تحریک جدید کے وعدہ جات میں بھی احباب جماعت نواب شاہ نے بھرپور تعاون کیا پانچ احباب نے معاونینِ خصوصی میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نواب شاہ شہر کا وعدہ گزشتہ سال کے وعدہ سے تقریباً پچاس فیصد اضافہ کے ساتھ پیش کیا گیا اور ۱۳ ہزار سے بڑھ کر ۱۹ ہزار ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خدا تعالیٰ اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے اور احباب جماعت کے اموال و نفوس اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔ اور سلسلہ کے کارکنوں کی مساعی میں برکت دے اور قبولیت بخشے۔ آمین۔

اصلاح و ارشاد اور وعدوں کے لحاظ سے بھی یہ دورہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بابرکت اثرات پیدا کرے آمین (شیخ محمد نعیم۔ مربی سلسلہ علیہ احمدیہ مقیم نواب شاہ)

ضروری اعلان برائے لجنہ اتھلیٹکس و ٹورنامنٹس

جیسا کہ آپ کو قبل ازیں اطلاع بھجوائی گئی تھی کہ آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس و ٹورنامنٹ ۱۲-۱۳ فروری کو ربوہ میں منعقد ہوں گے۔ ۱۲ کو جمعۃ المبارک کی وجہ سے پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے۔ اب ۱۲-۱۳ فروری کی بجائے ۱۳-۱۴ فروری کی تاریخیں ہوں گی۔ یعنی ایک دن کی تاخیر کی گئی ہے۔ آپ یہ تبدیلی نوٹ کر لیں۔ نیز کھلاڑی لڑکیاں اپنے اپنے ریکٹ لے کر آئیں۔ ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کی کھلاڑی لڑکیوں کو اس بات کی بھی اطلاع کریں۔

(سیکرٹری شعبہ صحت جسمانی)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ معرفت ضیاء الحق صاحب سیٹھی امیر جماعت احمدیہ جہلم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۰/۳۳ واقع فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ ایک کنال مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) راجہ عبدالحمید صاحب (۲) راجہ عبدالرشید صاحب (۳) راجہ عطاء اللہ صاحب (۴) حمیدہ خاتون صاحبہ (۵) زبیدہ خاتون صاحبہ (۶) جمیلہ خاتون صاحبہ (۷) سلمیٰ خاتون صاحبہ۔

قطعہ مذکورہ راجہ عطاء اللہ صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں مرحوم کے باقی ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکرم شیخ لطف المنان صاحب معرفت مسجد احمدیہ نور مری روڈ تیلی محلہ راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ امۃ الاعلیٰ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں مرحومہ کی ذاتی امانت ۳۰۴/۱۵۰-۱۱۱ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت ۱۳۱۷/۶۹ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحومہ کا اور کوئی وارث نہیں ہے لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۱۳۱۷/۶۹ روپے مجھے ادا کئے جانیکا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی طالب علم کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے

مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی سالانہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات کے تینوں معیاروں کا مرکزی سالانہ امتحان ۷ مئی بروز جمعہ ۱۹۸۲ء کو انشاء اللہ منعقد ہوگا دیہات اور شہر کے لئے تینوں معیاروں کا الگ الگ نصاب لائحہ عمل ۸۲-۱۹۸۱ء میں درج ہے سیکرٹری ناصرات لائحہ عمل اپنی مقامی صدر لجنہ سے حاصل کریں۔ اگر وہاں سے نہ مل سکے تو دفتر لجنہ مرکزیہ سے براہ راست منگوالیں۔ ناصرات کو امتحان کی تیاری لائحہ عمل میں درج شدہ نصاب کے مطابق ابھی سے کروانا شروع کردیں۔ اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو سیکرٹری ناصرات مرکزیہ کو خط لکھ کر پوچھ لیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصاراللہ مرکزیہ میں ضرورت کارکنان

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو دو محنتی اور مخلص کارکنان کی ضرورت ہے جو مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں۔ اچھی صحت رکھتے ہوں۔

۱۔ گریجوایٹ ٹائپسٹ۔ سپیڈ کم از کم چالیس الفاظ فی منٹ ہونی چاہیئے۔

۲۔ کلرک - - - - - تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس۔

انٹرویو مورخہ ۱۵ فروری کو ہوگا۔ انٹرویو کے لیے اخراجات سفر نہیں دیئے جائیں گے۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔ درخواستیں امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

• خدا تعالیٰ کے فضل سے برادرم محترم منور احمد صاحب نعیم سابق صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور نے اس سال پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی فارمیسی (فائنل ائیر) کا امتحان ۶۹۶/۱۲۰۰ نمبر لے کر پاس کیا ہے اور اپنی کلاس کے لڑکوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی آپ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اعلیٰ علمی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو آمین۔

(محمد احمد اشرف نائب صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ لاہور)

• اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیزم مکرم عبدالعزیز چوہدری (ابن مکرم چوہدری عبدالرشید۔ صاحب مینیجر شاہنواز میڈیکل سٹورز لاہور) نے بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں ایم اے بزنس ایڈمنسٹریشن (M.BA) کے امتحان میں ۱۶۱۸/۲۱۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

دوستانہ کرکٹ میچ

۵ فروری کو "نور کرکٹ کلب" ربوہ اور چنیوٹ کی ٹیم کے مابین ایک دوستانہ کرکٹ میچ ہوا۔ یہ میچ جھمرہ روڈ چنیوٹ کی گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ یہ میچ نور کرکٹ کلب ربوہ نے سولہ سکور سے جیت لیا۔ اس میچ میں نور کرکٹ کلب کی طرف سے سب سے زیادہ سکور مبارک احمد بھٹہ صاحب نے کیا اور سب سے زیادہ وکٹیں بشیر احمد بٹ صاحب نے حاصل کیں

(مبارک احمد ظفر پریذیڈنٹ نور کرکٹ کلب ربوہ)

مکرم قائد صاحب ضلع!

کیا آپ نے ناظم اطفال ضلع، ناظم اطفال مجالس اور مربی اطفال مجالس کا تقرر فرما کر مرکز کو مطلع کر دیا ہے؟

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اجلاس سٹینڈنگ فنانس کمیٹی

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۱۲/۲/۸۲ بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے دفتر نظارت بیت المال خرچ میں ہوگا۔ ممبران کرام سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر اجلاس میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ)

بقیہ:- اداریہ

کی لیکن نہ صرف یہ کہ انہوں نے خوف کو اپنے قریب نہ آنے دیا بلکہ یہ حالات ان کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب بنے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی ایمانی قوت اور زبردست ایمانی شجاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝ (آل عمران آیت ۱۷۶)

ترجمہ:۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جنہیں دشمنوں نے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف (لشکر) جمع کیا ہے۔ اس لئے تم ان سے ڈرو تو اِس (بات) نے ان کے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ کی ذات کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

الغرض حقیقی ایمان کی ایک بیّن علامت یہ ہے کہ جو مومن اس سے مالامال ہوتے ہیں ان کا ایمان عسر اور یُسر دونوں حالتوں میں مسلسل بڑھتا چلا جاتا ہے اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر وہ تسلیم و رضا اور اطاعت میں مسلسل ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کا ایمان ان میں ایسی شجاعت، بے خوفی اور بے جگری پیدا کر دیتا ہے کہ وہ مہیب سے مہیب خطرات سے بھی ہراساں نہیں ہوتے بلکہ صدق و صفا، اخلاص و وفا اور تسلیم و رضا میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح غیر معمولی انعاماتِ الٰہیہ کے مورد بنتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس حقیقی ایمان کی اس خاص علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا، مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہو جانا ایمانی تحریک ہی سے ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کون سی بات تھی (جس نے باور کرایا) کہ اس طرح پر ایک بے کس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا اور اِس طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے۔ مگر کوئی اَور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اُس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اُس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو اِن ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اَور بہت ہی دُور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو اِن ساری تکلیفوں اور دُکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے، جس کو ناتواں اور بے کس کہتے تھے اُس نے اس ایمان کے ذریعہ اُن کو کہاں تک پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اِس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۱ - ۱۵۲)

ہفتہ وصولی

برائے مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ **۵ تا ۱۲ فروری ۱۹۸۲ء** ہفتۂ وصولی کا اہتمام فرمائیں۔ اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرمائیں نیز

۱۔ گذشتہ سال کے بقایا جات ادا کئے جائیں۔

۲۔ اگر آپ کی مجلس کی طرف سے ابھی تک بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوایا گیا تو فوری طور پر بھجوا دیں۔

۳۔ آپ کی مجلس کی وصولی اگر صفر ہے تو اس عرصہ میں ضرور وصول کر کے چندہ مرکز میں ارسال فرما دیں۔

۴۔ چندہ مجلس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی وصولی کی کوشش فرمائیں۔

۵۔ تمام وصول شدہ رقوم ۲۰ فروری تک مرکز میں بھجوا دیں۔

ہفتہ وصولی کی رپورٹ سے مرکز کو ضرور مطلع فرما دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ : پیغام

ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کے لیے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۵۵)

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

فقط

والسلام

مرزا ناصر احمد

. . . . . .

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کا راز

"آج صرف ایک ہی چیز ہے جو مسلمانوں کو کامیاب بنا سکتی ہے اور وہ وہی چیز ہو سکتی ہے جو دلوں کو مسخر کرے اور دلوں کو مسخر کرنے کیلئے سوائے تبلیغ کے اور کوئی ہتھیار نہیں" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۳ء)

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم برادرم دانشمند صاحب طارق بیگو وال (اسلام آباد) کو ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ ان کا سی ایم ایچ راولپنڈی میں اپریشن ہوا تھا۔ اس کے تھوڑے دنوں بعد پھر تکلیف بڑھ گئی جس کی وجہ سے دوبارہ اپریشن ہوا ہے۔ اب وہ سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔ (ایم ایس اختر دارالنصر غربی ربوہ)

گمشدہ نقدی

جمعہ کے روز کچھ رقم سو سو کے نوٹوں کی شکل میں ربوہ میں کہیں گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو وہ براہ کرم عزیز احمد خان معرفت مبارک احمد ظفر دارالعلوم کو پہنچا دیں۔

(عزیز احمد خاں۔ دارالعلوم وسطی ربوہ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

ٹیلیفون نمبرز { آفس :- ۲۵۱۷۵۰ (حضرت امام جماعت احمدیہ)
گھر :- ۵۲۹۴۶۱

تار کا پتہ :- ONTEX FRANKFURT

ORIENT EXPRESS

IMPORT_EXPORT_WHOLESALE

MÜNCHENER STR - 21

6000 FRANK FURT . 1 WEST GERMANY

ایکسپورٹ کیجئے :- اس میں رزق بھی ہے اور ملک کی خدمت بھی

"یوم مصلح موعود"

سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کی عظیم الشان پیش گوئی "مصلح موعود" کی بابت جلسہ منعقد کرنے کی تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر قریب ترین کسی تاریخ میں بھی جلسے منعقد کر سکتی ہیں۔

ان جلسوں میں اس پیش گوئی کی اہمیت اور مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ جلسوں کی کارروائی کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

سب سے زیادہ گھوڑے ؟

سب سے زیادہ گھوڑے لانے والے ضلع کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جاتا ہے۔ یہ انعام حاصل کرنے کی سعادت پچھلے سال ضلع سرگودھا نے ستر گھوڑے شامل کر کے حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قائدین اضلاع کو اس مسابقت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مقابلہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

آٹھواں مرحلہ ختم ہو رہا ہے

عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام امراء چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ انہوں نے اپنے اپنے ملک میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ کنندگان سے کل وعدہ کا کم از کم ۸/۱۵ حصہ تک فوری وصول کر لینا ہے۔ پوری کوشش فرمائیے کہ کوئی بقایا دار نہ رہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ
چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ
میں ۱۵ اور ۱۶ فروری ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
سوموار ۳ بجے دوپہر سے شام ۶ بجے تک
اور
منگل صبح آٹھ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینیجر۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

اکسیر سرکن
جانوروں کو پیشاب کے ساتھ خون آنا
اکسیر سرکن کے چند پیکٹوں سے ختم ہو کر جانور بفضلہ تعالیٰ صحت مند ہو جاتا ہے
فی پیکٹ = 2/50 درجن 22/50
گرس = 252/- بونس علاوہ
تفصیلات کے لیے کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور
کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ
فون ۶۰۷ — ۶۰۶

نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
نظام کاجل
دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
المحمد اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۱-۴۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا